www.novelsclubb.com
قیدِ زندگی
از قلم ایشل بلوچ
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

قیدِ زندگی

از

ایشل بلوچ

www.novelsclubb.com

قسط نمبر 21

وہ سنتا تو میں کہتا مجھے کچھ اور کہنا تھا

وہ سنتا تو میں کہتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا وہ پل بھر کو جو رک جاتا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

کمائی زندگی بھر کی، اسی کے نام تو کر دی مجھے کچھ اور کرنا تھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا

کہاں اس نے سنی میری، سنی بھی ان سنی کر دی تھا اتنا، مجھے کچھ اور کہنا تھا اسے معلوم تھا

میرے دل میں جو ڈر آیا، کوئی مجھ میں بھی ڈر آیا اک رابطہ ٹوٹا، مجھے کچھ اور کہنا تھا وہیں

غلط فہمی نے باتوں کو بڑھا ڈالا یونہی ورنہ کہا کچھ تھا، وہ کچھ سمجھا، مجھے کچھ اور کہنا تھا اور۔۔۔۔

ایمن ڈور ناب پے ہاتھ رکھے کچھ ٹائم یونہی کھڑی رہی پھر ہمت کر کے وہ بیڈ تک آئی بے خبر سر تک لحاف تانے کوئی سویا ہوا تھا ایمن تھوڑا سا جھکی لحاف پر لرزتا ہاتھ رکھا آنسوں اس کے آنکھوں سے بہہ نکلے لحاف ہٹایا چھوٹے کٹے سلکی بال منہ پر پڑ رہے تھے وہ الٹا بے خبر سویا ہوا تھا امی۔۔بی جان۔۔زینب۔۔۔وہ روتی ہوئی آواز میں سب کو پکار رہی تھی پھر جھک کر اس کو جھنجھوڑا تو وہ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔

کیا ہے یار سونے تو دو۔۔۔

ہماری نیندیں اُڑا کر خود سونا چاہتے ہو اٹھو۔۔۔ایمن نے اس کا لحاف پورا کا پورا اہٹا دیا۔۔۔

شہناز بیگم جو ایمن کی روتی آواز پر فوراً آئیں وہاں ہی رک گئیں دروازے پر۔۔۔

امی ہمارا محمد احمد ہمیں مل گیا امی آپ کہتی تھیں نا کے وہ زندہ ہے۔۔۔

ایمن نے ماں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ فوراً اٹھ کر ماں کی طرف آگیا بلیک ہڈی اس پر بلیو پینٹ پیر بغیر چپل کے وہ ان کے آگے کھڑا تھا وہ آنکھیں نہیں جھپک رہیں تھیں کے کہیں وہ غائب نا ہو جائے کہیں وہ پھر سے نا کھو جائے آنکھوں سے آنسوں نکلے۔۔۔

امی۔۔۔محمد احمد نے پکارا۔۔۔

شہناز بیگم نے اس کو فوراً گلے لگایا ایمن بھی ان کے قریب آئی تو انہوں نے اس کو بھی پاس بلایا۔۔۔

بی جان جو باہر کھڑیں تھیں ان کا ضعیف وجود لرز رہا تھا آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔۔

شہناز بیگم سے الگ ہو کر اس نے انکی آنکھیں پونچیں۔۔۔ کیا کرتی ہو شہناز خاتون روتے نہیں۔۔۔

اس کی بات پر ایمن اور شہناز بیگم دونوں مسکرا دیں۔۔۔

اس کی نظر باہر کھڑی بی جان پر پڑی تو وہ ان کی جانب بڑھا بی جان کے گلے لگتے وقت اس کی آنکھوں سے بھی آنسوں نکل آئے وہ جو اپنے آپ کو اتنے سالوں سے روکے ہوا تھا اپنوں سے مل کر اور نہیں رکا گیا بی جان نے اس کو الگ کیا اس کا چہرا اپنے ہاتھوں میں لیکر پیشانی کو چوما۔۔۔۔

زینب کہاں ہے۔۔۔

اپنے کمرے میں ہے۔۔۔ایمن نے اس کو بتایا۔۔۔

محمد احمد بی جان کو لیے کمرے میں آ گیا ان کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود زمین پر بیٹھ گیا شہناز بیگم بھی بی جان کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔۔

ایمن پاس پڑے صوفے پر بیٹھ گئ۔۔۔

بی جان جو ابھی تک رو رہیں تھیں اس نے ان کا ہاتھ تھام لیا اب رونا نہیں بی جان میں آ گیا ہوں مجھے آپ لوگ ہنستے ہوئے چاہیے نا کے میں کسی کو روتا دیکھوں میں نے آپ لوگوں کو بہت مس کیا۔۔۔

زینب جو باتوں اور قہقہوں کی آواز سن کر باہر آئی وہ محمد احمد کے کمرے کے دروازے کے قریب کھڑی رہ گئی پھر ہمت کر کے آگے آئی اور گھٹنوں کے بل محمد

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

احمد کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔بھائی۔۔اس نے محمد احمد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا یااللہ میرا بھائی۔۔۔

محمد احمد نے مسکرا کر اس کی جانب دیکھا۔۔۔۔

امی میرا بھائی آگیا دیکھیں امی۔۔۔بی جان۔۔۔آپی۔۔۔

محمد احمد نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

میں بھلا اپنی بہنوں کو ایسے چھوڑ کر جا سکتا ہوں۔۔اس نے زینب کو اپنے ساتھ لگایا تو وہ رو پڑی۔۔۔۔

وہ لوگ باتوں میں لگ گئے ایمن سلمہ کو چائے کا کہنے گئی احمر اس وقت سو رہا ہو گا یہ خیال کرتے ہوئے اس نے کال کرنا مناسب نہیں سمجھا وہ ان لوگوں کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی نیچے ہی زینب اس کو کوئی بات سنا رہی تھی اور وہ ہنس رہا تھا ساتھ بی جان بھی مسکرا رہیں تھیں شہناز بیگم آج خود ناشتہ بنانے چلیں گئیں سلمہ چائے لیے سکتے

میں آگے بڑھ رہی تھی وہ پہلے حیران ہوئی تھی جب ایمن نے اس کو ایک کپ ایکسٹرا کہا تھا لیکن اب اس کو حیرت کا جھٹکا لگا وہ ٹرے رکھتے ہوئے محمد احمد کو دیکھ رہی تھی محمد احمد اور زینب اس کی آنکھوں کے سامنے بڑے ہوئے تھے وہ حیرانی اور خوشی کی ملی جلی کیفیت میں تھی۔۔۔

ارے سلمہ کیسی ہو۔۔۔ محمد احمد کے پکارنے پر وہ مسکرا دی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم کب آئے۔۔۔

اس دنیا میں بہت پہلے آچکا ہوں باقی یہاں رات آیا ہوں۔۔۔۔

تم اب تک نہیں بدلے۔۔۔

ویسے بہت بدل گیا ہوں لیکن تم لوگوں کے لیے کبھی بدل نہیں سکتا بچے کیسے ہیں تمہارے۔۔۔

وہ تو تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا میں جا رہی ہوں نیچے ورنہ بی بی جی ناراض ہونگی۔۔۔

وہ کہتی ہوئی نیچے چلی گئی۔۔۔

ماموں کیسے ہیں۔۔۔

وہ ٹھیک ہیں شادی کر لی انہوں نے بیٹی کے باپ بن گئے ہیں۔۔۔

واہ یار راضی کیسے ہوئے۔۔۔

امی نے ایموشنل بلیک میل کیا۔۔۔

اچھا ہوا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم بتاؤ کہیں خود تو گھر سے بھاگ نہیں گئے۔۔۔

نہیں یار اب اس بارے میں ڈیٹیل سے بات کروں گا لیکن ابھی نہیں۔۔۔

او کے جیسے تمہاری مرضی۔۔۔

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔۔۔

اوکے ہم آپ کا ناشتے پر انتظار کر رہے ہیں۔۔زینب نے وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ دونوں نیچے آگئیں تو شہناز بیگم نے زینب کو انزلہ اور احمر کو بلانے بھیجا۔۔۔

احمر اور انزلہ آئے تو انہوں نے کھانا لگا دیا اور زینب کو اوپر بھیج دیا۔۔۔

واہ آپا آج کوئی خاص بات ہے کیا۔۔۔احمر نے مسکرا کر کہا۔۔۔

تمہارے لیے سرپرائز ہے۔۔۔

واہ بھئی کونسا۔۔۔

ماموں سرپرائز اگر بتا دیا جائے تو وہ سرپرائز نہیں رہتا۔۔۔ایمن نے مسکرا کر احمر کو کہا۔۔۔

ہمم اچھا تو کب ملے گا سرپرائز۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ رہا آپ کا سرپرائیز آ کر مل لیں۔۔۔زینب کی آواز پر احمر چونکا جونہی اس کی نظر سیڑھیوں پر پڑی وہ مسکراکر اٹھا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھا محمد احمد کو گلے لگا کر بھینچ لیا الگ کر کے اس کو پھر گلے لگایا۔۔۔

پہلے انسان ہے جس نے مسکراکر استقبال کیا ہے ورنہ یہاں سب روتے ہوئے ملے ہیں۔۔۔

وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے نیچے آیا کرسی کھینچ کر ایمن کے برابر بیٹھ گیا۔۔۔۔

انزلہ نے اس کی خیریت پوچھی پھر حال احوال۔۔۔

کہیں باہر چلیں۔۔۔زینب نے ان سب سے کہا۔۔۔

نہیں بھئی تم لوگ جاؤ مجھے گھر میں رہنا ہے اور میں ناشتے کے بعد تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا ٹھیک ہے پھر رات کو کوئی پلان بناتے ہیں کیا خیال ہے آپی۔۔۔۔

جیسے تم لوگوں کو سہی لگے۔۔۔ایمن نے مصروف سے انداز میں کہا۔۔۔

رات کو بھی میں گھر ہوں کچھ دن آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔محمد احمد نے نوالا لیتے ہوئے کہا۔۔۔

ہم میں سوچ رہا تھا کیوں نا کوئی چھوٹی سی ویلکم پارٹی تمہارے لیے رکھیں جہاں قریبی رشتہ دار ہوں۔۔۔احمر نے اس کہا۔۔۔

نہیں میں ابھی کچھ دنوں تک کسی کے سامنے نہیں آنا چاہتا اور آپ سب لوگوں سے گزارش ہے کچھ دن کسی کو نہیں بتائیں میں واپس آگیا ہوں پلیز۔۔۔۔

لیکن کیوں۔۔۔شہناز بیگم نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

امی وہ سب میں آپ لوگوں کو بتاؤں گا لیکن ابھی میں کچھ ٹائم ریلیکس رہنا چاہتا ہوں۔۔۔

اچھا جیسی تمہاری مرضی۔۔۔

اچھا گائیز میں تیار ہونے جارہی ہوں آج ضروری پیشی ہے ورنہ میں نہیں جاتی کوشش کروں گی کے جلدی واپس آجاؤں۔۔۔

او کے اللہ حافظ۔۔۔ محمد احمد بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

ارے تم کہاں جارہے ہو ناشتہ کمپلیٹ کرو۔۔۔

نہیں بی جان بس اتنا کافی ہے اب میں سونے جارہا ہوں پھر ملتے ہیں۔۔۔

اچھا اچھا جاؤ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمن کورٹ کے لیے نکل آئی ساتھ پیشی سے فارغ ہو کر وہ واپسی کے لیے جارہی تھی کے زاویار بھی اس کو وہاں اپنے ساتھی وکیل کے ساتھ ملا وہ معذرت کرتا ایمن کے پاس آیا۔۔۔

کیسی ہو ایمن آپ۔۔۔ زاویار نے مسکرا کر۔۔۔

الحمدللہ آپ کیسے ہیں۔۔۔

میں ٹھیک ہوں رات کا کیا پلان ہے۔۔۔

کچھ نہیں بس فارغ ہوں۔۔۔

اچھا ڈنر کا کہا تھا آپ شاید بھول رہیں ہیں۔۔۔

ارے نہیں مجھے یاد ہے آپ وقت اور اڈریس بتادیں میں وہاں آجاؤں گی۔۔۔

میں آپ کو خود پک کروں گا آئے تھنک رات آٹھ بجے۔۔۔

اوکے ڈن میں تیار رہوں گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا پھر رات کو ملتے ہیں۔۔۔

اوکے اللہ حافظ۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔زاویار نے بھی مسکرا کر کہا۔۔۔

ایمن گھر آکر فریش ہوئی اور کھانا کھانے کے بعد سو گئی محمد احمد ابھی تک سو رہا تھا شام کی چائے پر سب فیملی میمبرز اکھٹے تھے شام کی چائے بی جان کے کمرے میں پی گئی محمد احمد بی جان کی گود میں سر رکھے لیٹا ہوا تھا اس کا سیل فون بھی اس کے قریب پڑا تھا نوٹیفکیشن کی بپ پر اس نے فون اٹھا کر دیکھا کل سے اس نے فون چیک نہیں کیا تھا ابھی زینب نے وائے فائے کا پاسورڈ بتایا تو اس نے آن کیا۔۔۔

ہیلو مونسٹر کیسے ہو سب سے پہلے مایا کا میسج تھا وہ معذرت کرتا وہاں سے اٹھ آیا۔۔۔

واٹس ایپ کال ملا کر وہ انتظار کرنے لگا رنگنگ ہو رہی تھی لیکن کال پک نہیں کی گئی وہ دوسرے چیٹ دیکھنے لگا میشا کے میسجز تھے۔۔ہائے۔۔۔ویئر آر یو۔۔۔

نے میشا کو اپنی خیریت سے پہنچنے کی اطلاع دی پھر دوسری چیٹ کھولی۔۔۔

آئی مس یو میرے دشمن۔۔۔

وہ بے ساختہ مسکرایا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بٹ آئے کانٹ۔۔۔ساتھ میں چڑانے والا ایموجی بھیجا۔۔۔

کیا بات ہے کس کے ساتھ مسکرا رہے ہو۔۔۔ایمن اس کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔۔۔

کسی کے ساتھ نہیں میشا کا ہزبینڈ تھا۔۔۔

ہمم میشا کا ہزبینڈ۔۔۔

یس۔۔۔

او کے چلو امی بلا رہیں ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم چلو میں آ رہا ہوں۔۔۔

جلدی آنا۔۔۔

اس نے پھر سے کال ملائی اس بار اٹھالی گئی تھی۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔

ٹھیک ہوں تم کہاں پر ہو۔۔۔

پاکستان۔۔۔

اوہ نائیس پھر اب گھر پر ہو۔۔۔

ہاں تم کہاں تھی میری کال پک نہیں کی۔۔۔

اوہ سوری فون سائلینٹ تھا میرا اس وقت۔۔۔

اچھا سہی۔۔۔

بھائی یار امی بلا رہی ہے اور کس سے باتیں کر رہے ہیں۔۔۔زینب اس کے پیچھے کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ گھبرا کر۔۔۔پلٹا فرینڈ ہے یار۔۔۔

اچھا آجائیں اب۔۔۔وہ منہ بسورے واپس چلی گئی اتنے سالوں بعد بھی موصوف کو فیملی کی قدر نہیں ہوئی وہ بڑبڑاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔

تم نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔وہاں مایا غصے میں آگئی۔۔۔

تو کیا کہتا بیوی ہے میری۔۔۔ محمد احمد مسکرایا۔۔۔

دفا ہو جاؤ دوبارہ کال کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔

اب مینے کیا کر دیا۔۔۔

تم۔۔تم۔۔مایا الفاظ ناڈھونڈھ پائی اور غصے سے کال ہی کاٹ دی۔۔۔

پینٹ کی جیب میں فون اڑس کر وہ مسکراتا ہوا اندر کی جانب بڑھ گیا اس کا ارادہ تھا رات کے کھانے پر سب کو سچ بتانا۔۔۔

رایان ہاسپٹل گیا تھا ٹریٹمنٹ بھی چل رہی تھی لیکن اس کو آج کی فلائیٹ سے دبئی جانا تھا وہ اپنے روم میں تھا لیزے اس کے ساتھ پیکنگ کروا رہی تھی وہ دونوں باتیں بھی کر رہے تھے اور پیکنگ بھی زاویار ان دونوں کو دیکھ کر مسکرایا کیسے ہیں میرے شیر اور شیرنی۔۔۔

بھائی پلیز اس موٹی کو شیرنی کہہ کر شیرنی کی بے عزتی نا کریں یہ بلی ہے شیر کی خالا۔۔۔رایان نے اس کو چڑانا چاہا۔۔۔

لیزے جو زاویار کے شیرنی کہنے پر مسکرا رہی تھی ایک دم اس کا چہرا سرخ پڑا غصے سے آنکھیں چھوٹی کیے رایان کو گھورا بر و دیکھیں ان کو کتنے ناشکرے ہیں گھر میں علاج کیا ہے ان کا اور۔۔۔

اچھا اچھا سوری یار۔۔۔رایان نے کانوں میں ہاتھ ڈالے اس سے پہلے جنگ شروع ہو جاتی اس نے ہار مان لی۔۔۔

یہ ہوئی نا اچھے بچوں والی بات۔۔۔

کافی کون کون پیے گا۔۔۔زاویار نے ان دونوں سے پوچھا

دونوں۔۔۔لیزے نے جواب دیا۔۔۔

جاؤ بنا کر لاؤ تین مگ میری بالکنی میں تینوں پیتے ہیں۔۔۔

اوہ او کے آپ دونوں چلیں میں لاتی ہوں۔۔۔

ایمن اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھی شہناز بیگم کو وہ بتا چکی تھی وہ تیار ہو چکی تھی بس جھمکے پہن رہی تھی آٹھ بجنے میں بس پانچ منٹ تھے جھمکے پہن کر اس نے ہیلز نکالیں الماری سے ابھی وہ ہیلز پہن ہی رہی تھی کے محمد احمد پر اس کی نظر پڑی وہ سینے پر ہاتھ باندھے اس کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ تم کب آئے۔۔۔

ابھی۔۔۔ ماموں پتہ نہیں کہاں ہیں میرے میسجز کے رپلائی نہیں دے رہے۔۔۔

وہ تو امی کے ساتھ اپنے کسی فرینڈ کے گھر گئے ہیں۔۔۔

ہمم اچھا ٹھیک ہے تم کہیں جا رہی ہو۔۔۔

اس سے پہلے ایمن جواب دیتی زینب اجلت میں چلتی ہوئی آئی۔۔۔ آپی زاویار بھائی آگئے ہیں باہر آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا تم چلو میں آ رہی ہوں۔۔۔ایمن نے اپنے آپ میں مگن زینب کو جواب دیتے ہوئے محمد احمد کی آنکھوں میں آگ نہیں دیکھ پائی۔۔۔

اچھا چلو تم بھی مل لو اس۔۔وہ کہتی اس کے قریب آئی۔۔۔

کون زاویار۔۔۔محمد احمد نے سخت ترین لہجہ میں پوچھا۔۔۔۔

ابو کا کزن اور۔۔۔

اس سے پہلے ایمن اپنی بات مکمل کرتی محمد احمد نے اد کی بات کاٹی۔۔۔

تم نیچے نہیں جاؤ گی اور کیوں اس وقت اس کے ساتھ جا رہی ہو باہر۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہو گیا ہے تمہیں میں تمہیں بتانے والی تھی ابھی سرپرائز تھا۔۔۔

جو بھی ہو تم نیچے نہیں جاؤ گی اس کو میں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔محمد احمد نے سرد لہجے میں کہا۔۔۔

ہوا کیا ہے میں کیوں نہیں مل سکتی زاویار سے۔۔۔

کیونکہ وہ ایک غیر ہے اور میں نہیں چاہتا میری بہن کسی غیر کے ساتھ جائے۔۔۔

غیر نہیں ہے وہ ایمن کا شوہر ہے۔۔۔ کمرے سے باہر شہناز بیگم کھڑیں تھیں انہوں نے محمد احمد کو جواب دیا۔۔۔

واٹ کیا کہہ رہیں ہیں امی آپ۔۔ آپ کو اندازہ ہے کے وہ آپ کے شوہر کا قاتل اور بیٹے کا اغوا کار ہے۔۔۔ آپ لوگ یہ کیسے کر سکتے ہیں۔۔۔

کیا کہہ رہے ہو حوش میں تو ہو۔۔۔ شہناز بیگم نے تیز لہجہ میں پوچھا۔۔۔

میں حوش میں ہوں لیکن آپ لوگ آپ لوگوں نے یہ کیا کر دیا وہ قاتل ہے ہمارے باپ کا ہماری خوشیوں کا محمد احمد نے بھی اپنا سابقہ لہجہ برقرار رکھا۔۔۔

ایمن برف کا مجسمہ بن گئی۔۔۔

شہناز بیگم صوفے پر بیٹھ گئیں اپنا سر ہاتھوں میں دیئے۔۔۔ نہیں۔۔ وہ ایسا نہیں۔۔۔

امی وہ ایسا ہی ہے۔۔۔

آپ لوگوں نے نیچے نہیں آنا میں نپٹ لوں گا اس سے۔۔۔ محمد احمد کہتا وہاں سے اٹھا۔۔۔

زاویار انتظار کرتا ہوا لاؤنج میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔

سیڑھیوں سے کسی کے قدموں کی آہٹ پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہیں دیکھتا رہا۔۔۔

مینے تمہیں کہا تھا نا (مجھے میرا اللہ نکالے گا تم کیا چیز ہو) اور دیکھو آج میں تمہارے سامنے ہوں وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔ زاویار خاموش رہا۔۔۔

اٹھو یہاں سے چلے جاؤ تم سے کورٹ میں ہی ملاقات ہو گی۔۔۔ محمد احمد نے درشتی سے کہا۔۔۔

مجھے ایمن سے ملنا ہے۔۔۔زاویار بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

نام مت لو میری بہن کا وہ تم سے ملنا تو دور کی بات ہے وہ تمہاری شکل تک دیکھنا نہیں چاہتی۔۔چبا چبا کر لفظ ادا کیے۔۔۔

دنیا کا کوئی قانون مجھے میری بیوی سے ملنے سے روک نہیں سکتا۔۔۔زاویار نے انگلی اٹھا کر اد کو وارن کیا۔۔۔

کونسے قانون کی بات کر رہے ہو زاویار خان وہ جس قانون کی تم نے دھجیاں اڑا دیں ہیں یاں وہ جو تمہارا خود کا بنایا ہوا ہے۔۔۔

میں ایک بار ایمن سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔

چلے جاؤ اس سے پہلے میں تمہیں گریبان سے پکڑ کر باہر نکالوں۔۔۔

تم ایسا نہیں کر سکتے تم مجھے میری بیوی سے ملنے سے نہیں روک سکتے۔۔۔زاویار اس پر دھاڑا۔۔۔

آواز نیچی رکھواپنی میں کوئی قیدی نہیں تمہارا۔۔۔

مجھے بس ایک بار ملنے دو۔۔۔

نہیں مینے کہا چلے جاؤ ورنہ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔

ایمن جو ساری آوازیں اپنے کمرے تک سن رہی تھی اٹھ کر اپنے روم کا دروازہ بند کر دیا زور سے۔۔۔آواز نیچے تک آئی۔۔۔زاویار کی نظر بے ساکتا اوپر گئی گھر کے دونوں پورشن کی چھت ایک ہونے کی وجہ سے نیچے کی آواز اوپر اور اوپر کی آواز نیچے صاف سنائی دیتی تھی۔۔۔۔

زاویار نے دروازہ بند ہونے کی آواز باآسانی سنی تھی۔۔۔

محمد احمد کی آگ برساتی ہوئی آنکھیں اس کو اپنے اندر اترتی محسوس ہو رہیں تھیں۔۔۔

وہ وہاں سے نکل آیا باہر مرسیڈیز کھڑی تھی ایک نظر گھر پر ڈالتا وہ اپنی گاڑی میں بیٹھ چکا تھا گاڑی اسٹارٹ کی ایکسلیٹر پر دباؤ بڑھایا گاڑی تیز رفتار تھی اب وہ صدیق ہاؤس سے بہت دور آچکا تھا کسی ویران سنسان سڑک پر گاڑی روک کر وہ وہیں سیٹ پر ٹیک لگا کر بیٹھا تھا۔۔۔

(نام مت لو میری بہن کا وہ تم سے ملنا تو دور کی بات ہے وہ تمہاری شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی)

زاویار کے ارد گرد محمد احمد کی آواز گونج رہی تھی سر میں شدید درد کی لہر اٹھی تھی اس نے گاڑی آذر کے اپارٹمنٹ کی طرف موڑ دی۔۔۔

ایمن کا روم اس وقت سے اب تک لاک تھا شہناز بیگم باہر ہی کھڑیں تھیں ساتھ انکے زینب حواس باختہ پریشان کھڑی تھی۔۔۔

ایمن بیٹا دروازہ کھولو مجھے پریشان مت کرو بیٹا ایمن شہناز بیگم مسلسل دروازہ بجا رہیں تھیں۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

محمد احمد جو نیچے لاؤنج میں کھڑا تھا اوپر آگیا۔۔۔

امی چھوڑ دیں اس کو کچھ ٹائم اکیلا۔۔۔

اس کو انزائیٹی ہے اس کی طبیعت خراب ہو جائیگی۔۔۔ شہناز بیگم نے روتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں ہو گا کچھ بھی۔۔ زینب امی کو ان کے روم میں لے جاؤ اور بی جان کو ابھی کچھ نہیں بتانا۔۔۔

زینب چپ چاپ شہناز بیگم کو لے کر چلی گئی محمد احمد نے ایمن کے روم کی طرف دیکھا پھر اپنے روم کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

ایمن جو کب سے آنسو ضبط کیے بیٹھی تھی ایک دم زور سے رو دی وہ اس کا روپ عام سا حلیہ عام لوگوں میں عام ہو جانا ایمن کی حد سے زیادہ عزت کرنا یہ سب کیا تھا دھوکہ اس کا جو دوسرا روپ آج ایمن نے دیکھا تھا وہ بہت بھیانک تھا۔۔۔

ایمن جو تیار ہوئی تھی پہلی مرتبہ میک اپ دل سے اور اچھے طریقے سے کیا تھا وہ آنسوؤں میں جیسے بہہ گیا تھا لپ اسٹک رگڑ کر ہونٹوں سے صاف کی ہیلز اتار کر پرے پھینک دیں جھمکے بھی نوچ کر اتار کر پھینکے۔۔۔۔

آذر اپنے اپارٹمنٹ میں ہالی وڈ کی کوئی نیو مووی دیکھ رہا تھا ہاتھ میں کافی کا مگ تھا باہر ڈور بیل بجی اس نے اگنور کرنا چاہا لیکن کوئی بیل پر ہاتھ رکھ کر اٹھانا بھول گیا تھا مجبوراً اس کو اٹھنا پڑا جھنجھلاتے ہوئے وہ دروازے تک آیا۔۔۔

مجھے پتہ ہے پیسے لینے آئے ہو بھوکے انسان۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی آذر نے کہا لیکن اگلے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے وہاں زاویار کھڑا تھا کوٹ ایک کندھے پہ ٹکائے۔۔۔

سوری بھائی میں سمجھا۔۔۔

زاویار آذر کی بات سنی آن سنی کیے آگے بڑھ گیا آذر بھی اس کے پیچھے آیا۔۔۔ کافی بناؤں آپ کے لیے۔۔۔

مجھے اکیلا چھوڑ دو کچھ ٹائم۔۔۔زاویار نے بنا دیکھے اس کو کہا۔۔۔

لیکن سر۔۔۔

مینے کیا کہا سنا نہیں۔۔۔زاویار اب کی بار کچھ درشتی سے بولا۔۔۔

جی ٹھیک ہے بھائی بس جیکٹ لوں اپنی۔۔۔

زاویار نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا۔۔۔

ایک تو مجھ غریب کو کبھی سکون نصیب ہو گا بھی یاں نہیں اب دوسروں کے گھروں میں دھکے کھاؤں یاں فٹ پاتھ پر دھرنا دوں۔۔۔آذر دل ہی دل میں اپنے آپ سے مخاطب تھا جیکٹ اور سیکرز پہن کر وہ باہر آگیا۔۔۔

زاویار نے سیل فون اٹھایا ایمن کو کال ملائی جو وہ پچھلے دو گھنٹوں سے مسلسل ڈائل کر رہا تھا لیکن کال اٹینڈ نہیں ہوئی۔۔۔زاویار نے غصے میں فون دیوار پر دے مارا بے بسی سے سر ہاتھوں میں گرا لیا بالوں کو مٹھیوں میں بھینچ لیا وہ اس وقت شدید

ازیت میں تھا بے قصور ہو کر بھی قصوروار بنا وہ اپنی زندگی کو جیسے ہار بیٹھا تھا وہ ہارا ہوا شخص تھا۔۔۔

محمد احمد پچھلے دو گھنٹے سے اپنے کمرے میں موجود تھا نا وہ ایمن کے پاس جا سکتا تھا نا وہ اس کی خاطر زاویار کو معاف کر سکتا تھا وہ پہلی بار ہی سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گیا جیسے سب ازیتیں اس وقت ملیں ہوں جیسے وہ سب اس کی سامنے ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ساڑھے تین سال پہلے ایکسیڈنٹ کے وقت

قید سے نکال کر اس کو گاڑی میں ڈالا گیا لیکن اس کو کچھ پتہ نہیں چلا ہوش اس کو تب آیا جب گاڑی کسی ٹور پلازہ سے گزر رہی تھی۔۔۔

اب اس کو سیدھا بیٹھا رکھ کسی کو شک نا ہو ڈرائیور نے اس کے ساتھ بیٹھے بندے سے کہا۔۔۔

اس کو سیدھا کر کے بیٹھا لیا گیا کچھ ٹائم گاڑی یونہی چلتی رہی پھر وہ دونوں اپنی زبان میں ایک دوسرے باتیں کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔۔۔

اس نے آنکھیں ہلکی کھولی تو باہر سے بہت تیز روشنیاں آرہیں تھیں اس نے بنا سوچ سمجھے

ڈرائیور کو ہٹ کیا تو اس کو زرا سا چکر آیا دوائی کہ اثر تھا لیکن وہ فوراً سنبھلا اور ساتھ بیٹھے کو بھی ٹکر ماری اس کے ہاتھ آگے بندھے ہوئے تھے گاڑی نے کلٹی کھائی تو اس نے پھرتی سے گاڑی کا دروازہ کھولا اور بنا سوچے سمجھے کود گیا وہ دوسری جانب گرا اور گاڑی دوسری جانب اس کو چوٹ بڑی گہری آئی تھی پیچھے سے ہاتھ بندھے ہوئے تھے وہ اٹھنے لگا تو اس کا پیر لڑھک گیا اور وہ پہاڑی سے اور نیچے آ گرا رات کا

جانے کونسا پہر تھا کیڑوں مکوڑوں کی آوازیں عجیب وحشت ناک تھیں وہ کسی چیز میں وہ اٹک گیا اس کی آنکھیں بھی اسی وقت بند ہوئیں۔۔۔۔۔

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کہ قریب ایک آدمی اور بچہ بیٹھے تھے۔۔۔۔

کدھر سے آیا ہے تو پتر اس نے محمد احمد کہ بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

ق۔۔۔قید۔۔س۔۔۔سے۔۔اس کا حلق پیاس سے خشک ہو گیا تھا بمشکل اس نے یہ دو لفظ کہے اس آدمی نے اس کہ ہاتھوں کی رسی کھول دی تھی۔۔۔۔

کہاں جانا ہے اس آدمی نے پھر پوچھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پ۔۔۔پتہ۔۔ن۔۔نہیں۔۔۔۔

اچھا اٹھ لے چلتا ہوں تُجھے دو دن مہمان ہے تو ربنواز کا اوئے چھوٹے آ میری مدد کرا۔۔۔۔

وہ دونوں باپ بیٹا اس کو سہارا دے کر اپنے گھر تک لائے وہاں ایک عورت اس کو

حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

مٹی کہ بنے گھر میں دو کمرے کمروں کہ آگے کچھ جھونپڑی سا بنا تھا جیسے دھوپ

سے بچاؤ کیا گیا تھا۔۔۔

وہ آدمی اس کو ایک کمرے

میں چارپائی پر لیٹا کر خود باہر نکل آیا۔۔۔۔

یہ شہری بابو کون ہے کدھر سے لائے ہو اس کو۔۔۔۔

میں اور چھوٹا گھاس اکھٹا کرنے گئے تھے تو یہ زخمی ملا لے آیا اس کو ویسے بھی رب

سائیں کا کرم ہے میں حکیم ہوں اور میں اپنے رب کہ بندے کو یوں تڑپتا نہیں دیکھ

سکتا اب چولھے پر پانی چڑھا تو اس کہ زخم صاف کروں۔۔۔

کبھی یہ تیری حکیمی ہم کو پھنسا نہ دے رب نواز۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا چری۔۔۔

ہاں کچھ نہیں ہوتا جب پولیس دندناتی آئی نا لگ پتہ جائے گا۔۔۔

دیکھ لیں گے اب جا تو۔۔۔

وہ خود محمد احمد کہ پاس آیا جو کرہ رہا تھا۔۔۔۔

تھوڑا صبر پتر کچھ پل۔۔۔۔

محمد احمد اس وقت ہوش میں ہی نہیں تھا اس آدمی نے اٹھ کر اس کو نیند کی دوا پلا دی تھوڑی دیر بعد وہ سکون کی نیند سو گیا دن چڑھ گیا تھا اس وقت رب نواز نے اس کہ زخم صاف کر کہ ان پر مرحم لگا دی اور خود باہر نکل آیا۔۔۔۔

کیا ضرورت تھی اس کو یہاں لانے کی پتہ نئ کون ہے۔۔۔۔

مشکل میں لگتا ہے مجھے اس کہ ہاتھ بندھے ہوئے تھے میں اس کو وہاں نہیں چھوڑ سکتا مجھے اس کو دیکھ کہ اپنا شارخ یاد آیا تھا وہ بھی اتنا ہی تھا۔۔۔

پتہ نہیں کس ظالموں نے مار دیا میرے بچے کو اس عورت کی آنکھیں بھر آئی۔۔۔۔

میم ان لوگوں کا ڈی این اے میچ نہیں ہو رہا فون سے آواز آرہی تھی۔۔۔۔

فیک رپورٹ بنواؤ۔۔۔۔

لیکن میم۔۔۔۔

توفیق کہ بھائی۔۔۔۔جی جی میم میں سمجھ گیا ابھی بناتا ہوں۔۔۔۔

اوکے فون رکھ کر اس نے اپنے چہرے پر گلیزنگ کرنا اسٹارٹ کی ویسے تو وہ ہر ہفتہ پالر جاتی تھی لیکن آج وہ جلدی میں تھی۔۔۔۔۔

جب محمد احمد کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھنے لگا لیکن اس کا جسم درد کر رہا تھا وہ ناکام ہو کر واپس لیٹ گیا مٹی کا بنا یہ گھر کافی صاف ستھرا تھا دیوار کہ چو طرفہ لکڑی کی تکھتی لگی ہوئی تھی اور اس لکڑی کی تکھتی پر کپڑا لگا ہوا تھا جس پر نئے اسٹیل کہ مختلف اقسام

کہ برتن پڑے ہوئے تھے دو چارپایاں پڑی تھیں ایک پر وہ بیٹھا ہوا تھا تو دوسری خالی پڑی تھی۔۔۔۔

باہر سے مسلسل پانی کی آواز آرہی تھی جیسے سمندر پے لہروں کی آواز ہوتی اس کا مطلب پچھلے حصے میں کوئی تلاب یاں کچھ پانی کا تھا اتنے میں دروازہ کھلا اور وہ ہی لڑکا تھا جو اس کو رب نواز کہ ساتھ یہاں لایا تھا۔۔۔۔

کھانا لایا ہوں اس بچے نے اس کو دیکھتے پایا تو فوراً وضاحت دی۔۔۔۔

اس نے چپ رہنے پر ہی اتفاق کیا۔۔۔۔

وہ لڑکا دوسری چارپائی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔۔۔۔

پتہ ہے میری ماں پرہیزی کھانا بہت برا بناتی ہے میں جب بیمار ہوتا ہوں مجھے تو الٹیاں آتی ہیں اب تم کھاتے ہو یاں نہیں۔۔۔۔

اس نے آنکھیں موندلی مطلب صاف ہری جھنڈی کہ اب جاؤ سر نہ کھاؤ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا میں جاتا ہوں اب کہ ساتھ فصل پر تم ٹھیک ہو جاؤ تو میں تمہیں بھی لے چلوں گا۔۔۔۔

محمد احمد نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا اور آنکھیں موندے لیٹ گیا۔۔۔۔

ابا کو بتاتا ہوں تمہیں گہری چوٹ لگی ہے شاید زبان میں بھی۔۔۔

محمد احمد نے آنکھیں کھول کر اس کو گھورا۔۔۔

اچھا اچھا اتنی خوبصورت آنکھوں کو یوں بگاڑ کر نا دیکھو برے لگ رہے ہو۔۔۔

ٹھیک ہے اب آرام کرو میں ابا کے پاس فصل پر جاتا ہوں۔۔۔وہ بڑوں کے انداز میں نصیحت کر رہا تھا

وہ اس کے جواب کا انتظار کیے بغیر بھاگتا ہوا باہر چلا گیا محمد احمد وہیں لیٹا رہا زخموں میں ابھی بھی درد تھا پر پہلے سے کچھ کم۔۔۔دو دن بعد اس نے خود ہی رب نواز سے فون مانگا لیکن اس کے پاس نہیں تھا وہ اپنے کسی جاننے والے کا فون لیکر آ گیا اس نے سعد

لاشاری جو کے اس کا پرانا کلاس فیلو اور دوست تھا اس کا نمبر ٹرائے کیا خوش قسمتی سے بیل جا رہی تھی پانچویں بیل پر کال اٹھا لی گئی وہ۔۔۔ نمبرز اس کو زبانی یاد ہوتے تھے۔۔۔

ہیلو سعد میں۔۔۔ محمد احمد کی آواز میں لرزش تھی۔۔ میں محمد احمد بات کر رہا ہوں۔۔۔

اگلے کچھ ٹائم خاموشی رہی پھر ایئر پیس سے سعد کی آواز گونجی۔۔۔ کہاں ہے تو۔۔۔

پتہ نہیں بس تو مجھے یہاں سے لینے آؤ۔۔۔۔

تم مجھے پوچھ کر بتاؤ کونسی جگہ ہے میں ابھی پہنچ رہا ہوں۔۔۔

اس نے رب نواز سے اس جگہ کا نام پوچھا پھر سعد کو بتایا سعد بس کچھ ٹائم میں اس کو لینے آ رہا تھا وہ گھر کے پچھلے حصے میں آ گیا جہاں پانی کا تالاب بنا ہوا تھا پرندے آزاد

تھے ہوا خوشگوار تھی ہوائیں جیسے گنگنا رہی ہو پانی کی لہروں کا آواز جیسے کوئی ساز بکھر رہا ہو۔۔۔۔

کچھ ٹائم وہ یونہی بیٹھا رہا پھر وہ چھوٹا سا لڑکا اس کے ساتھ بیٹھ گیا اس کے ہاتھ میں پتھر تھے جو وہ پانی میں پھینک رہا تھا پانی گول دائرے بنا کر پھر ٹھیک ہو جاتا۔۔۔ محمد احمد وہ منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔

تم آج جا رہے ہو۔۔۔اس چھوٹے سے لڑکے نے مایوسی سے کہا۔۔۔

ہاں کیوں ؟۔۔۔

میرا بھائی بھی تمہارے جتنا تھا ایسے ہی کپڑے پہنتا تھا شہر پڑھتا تھا لیکن اس کو وہاں کے کسی امیر زادے نے مار دیا۔۔۔

لیکن کیوں ؟ محمد احمد نے افسوس سے پوچھا۔۔۔

پتہ نہیں لیکن تم مت جاؤنا۔۔۔

مجھے جانا ہے کیونکہ میری امی وہاں ہے شہر میں۔۔۔

تم ملنے تو آؤ گے نہ۔۔۔اس نے معصومیت سے کہا۔۔۔

اور میں ملنے کیوں آؤ گا میں اک مسافر زخمی ہوں۔۔۔

کیونکہ میری اماں کو تم میں میرا بھائی نظر آتا ہے اس لیے مجھے تم اچھے لگتے ہو۔۔۔۔

لیکن اگر میں واپس نہیں آیا تو۔۔۔

تو ہم صبر کر لیں گے قاری صاحب کہتے ہیں صبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے بہت۔۔۔

اور کیا کہتے ہیں۔۔۔اس نے دلچسپی سے پوچھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کہتے ہیں کے جو تمہارے ساتھ لڑے تو ظلم کے خلاف لڑو اس پر صبر نا

کرو۔۔۔اس نے فخر سے اس کو دیکھا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔

تم نے کھانا نہیں کھایا اماں نے ساگ بنایا ہے کھاؤ گے تو دس دن نہیں بھولو گے۔۔۔

کھا رہا ہوں لیکن ابھی مجھے یہاں اکیلا بیٹھنے دو پھر میں آتا ہوں۔۔۔۔

اچھا لیکن تم اداس نا ہوا چھے نہیں لگتے۔۔۔ وہ چھوٹا سا بچہ اپنے کپڑے جھاڑتا اٹھا۔۔۔۔

اداس تو نہیں میں۔۔۔ محمد احمد نے اس کی طرف دیکھے بنا کہا۔۔۔۔

اب مجھ سے نا چھپاؤ مجھے پتہ چل جاتا ہے سب۔۔۔

بچے ہو اتنی بڑی باتیں نا کرو۔۔۔

اچھا نہیں کرتا لیکن یہ بتاؤ۔۔۔ محمد احمد نے اس کو گھوری ڈالی تو گڑ بڑا کر بھاگ گیا۔۔۔

وہ وہیں پانی کی لہروں کو دیکھنے لگا منظر وہیں کہیں تحلیل ہوا اور محمد احمد نے اپنے آپ کو اپنے کمرے میں پایا وہ اٹھا اپنے کمرے کا دروازہ کھولا بغیر چپل کے وہ ایمن کے کمرے تک آیا دروازہ ناک کیا جواب نہیں آیا۔۔۔

ایمن دروازہ کھولو مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو اور میں تب تک یہاں سے نہیں جاؤں گا جب تک تمہیں دیکھ نہیں لیتا ایمن تم سن رہی ہو۔۔۔

اندر سے کوئی آواز نہیں آئی بس تھوڑی دیر کے بعد وہ دروازہ کھولے کھڑی تھی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں جو غالباً ابھی صاف کیں تھیں۔۔۔

محمد احمد اس کے پاس آیا۔۔۔تم ٹھیک ہو۔۔۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تم میری بہن ہو تم ایسے ایک انسان کی وجہ سے نہیں بکھر سکتی۔۔۔

لیکن وہ مجھے بکھر گیا میں خود کو خوش قسمت لڑکی تصور کرنے لگی تھی لیکن اب پتہ چلا کے مجھ سے زیادہ بدنصیب شاید کوئی ہو۔۔۔

شش ایسا نا کہو میں تمہارا بھائی واپس آگیا ہوں اور میں ہر اس انسان سے گن گن کر بدلے لوں گا جس نے میری فیملی کو نقصان پہنچایا ہے۔۔۔وہ ایمن کو اپنے ساتھ لیے اس کے روم میں آیا اس کو صوفے پر بیٹھایا خود کارپٹ پر نیچے بیٹھ گیا۔۔۔

ایمن کی آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو چکیں تھیں۔۔۔اس نے میرا استعمال کیا پسند کا ڈھونگ رچایا وہ اتنا گرا ہوا نکلے گا میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

کچھ لوگ ہوتے ہیں ایسے تم میری بہن ہو مضبوط بنو اس کو منہ توڑ جواب دو۔۔۔محمد احمد نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔

میں ایسا نہیں کر سکتی مجھ میں اتنی ہمت نہیں کل جس انسان کے ساتھ اتنے مان کے ساتھ دلہن بنی بیٹھی تھی۔۔۔اگلے الفاظ وہ ادا نہیں کر پائی ایمن کے چہرے سے آنسوں لڑیوں کی صورت گر رہے تھے۔۔۔میں اپنا فیصلہ اپنے اللہ پر چھوڑتی ہوں۔۔۔اس نے آنسوں پنچھتے ہوئے کہا۔۔۔

محمد احمد خاموش رہا کیونکہ اس میں ایمن کا قصور نہیں تھا وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اب تم سو جاؤ میں بھی سونے جا رہا ہوں اٹھتے ہوئے اس نے ایمن کے بال بکھرے جیسے وہ ہمیشہ بکھیرتا تھا۔۔اور ایمن مسکرا بھی نا سکی۔۔۔

وہ اٹھ کر ڈریسنگ روم میں آئی کپڑے چینج کر کے منہ دھونے کی غرز سے وہ واش بیسن کی طرف آئی وہاں بڑا سا آئینہ لگا ہوا تھا اپنے چہرے پر نظر پڑتے ہی وہ پھر سسک پڑی جو چہرہ ابھی کھلا ہوا تھا وہ پل بھر میں مرجھا گیا تھا منہ دھو کر وہ واپس آئی تو اس کی نظر موبائل فون پر پڑی جس پر زاویار کی کالز میسجز کی بھرمار تھی اس نے فون ہی اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔فون صوفے کے پاس گرا ایمن پھر سے سر ہاتھوں میں دیے بیٹھ گئی۔۔۔

زاویار وہاں ادھر سے اُدھر ٹہل رہا تھا چین اس کو کسی پل نہیں تھا اس نے اپنا کوٹ اور گاڑی کی چابی اٹھائی اور آذر کی اپارٹمنٹ سے نکل آیا اس وقت رات کے بارہ بج رہے تھے وہ گاڑی میں بیٹھا اور گاڑی آگے بڑھا کر لے گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد اس کی گاڑی اسی کیفے کے باہر تھی جہاں وہ اور ایمن بارش میں آئے تھے کیفے سے لوگ جا چکے تھے اندر صفائی ہو رہی تھی وہ دروازہ کھولتا ہوا اندر آیا باہر کلوزڈ کا بورڈ لگا ہوا تھا وہ پھر بھی اندر آیا اندر نگہت آپا کرسیاں درست کر رہی تھی اس کو دیکھ کر مسکرا دی تم اس وقت آؤ آج میں اپنے گھر کی کافی پلاتی ہوں شفیق آجائیں تو چلتے ہیں انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔ نگہت آپا کی عادت تھی ہر بات کی آخر میں مسکرانا۔۔۔

www.novelsclubb.com

زاویار نے محزاسبات میں سر ہلایا۔۔۔

شفیق بھائی آئے تو وہ تینوں اوپر آ گئے چھوٹا سا گھر بنا ہوا تھا بیٹھنے کا نیچے انتظام کیا ہوا تھا جیسے اکثر پٹھان لوگ کرتے ہیں زاویار ایک کشن کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔

نگہت آپا کافی بنانے چلی گئیں تو شفیق بھائی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئے۔۔۔کچھ ٹائم خاموشی کی نظر ہوا۔۔۔

کیا ہوا ہے زاویار تم پریشان ہو۔۔۔ شفیق بھائی نے نرم لہجہ میں پوچھا۔۔۔

زاویار کچھ ٹائم ان کو یونہی دیکھتا رہا پھر بولا۔۔۔

آج مینے کسی کو کھو دیا ہے۔۔وہ بولا تو اس کی آواز میں درد تھا۔۔۔

شفیق بھائی خاموش رہے۔۔۔

پتہ ہے کسی کو پا کر کھونا کیسا ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیسا؟۔۔ شفیق بھائی نے بے اختیار پوچھا۔۔۔

جیسے روح کا جسم سے الگ ہونا۔۔۔ہاں زاویار خان کے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا۔۔۔۔

شفیق بھائی اس کو دیکھتے رہے۔۔۔

نگہت آپا کافی لیکر آئیں تو وہ اپنی کافی لیے ان کے چھوٹے سے صحن میں آ گیا وہ اکثر ان کے گھر آتا جاتا تھا۔۔۔

آذر کو اس کے پڑوسی نے کال کر کے بلایا۔۔وہاں پہنچ کر اس کو اطلاع ملی کے زاویار اپارٹمنٹ کھلا چھوڑ کر چلا گیا ہے۔۔۔۔

کچھ ٹائم وہ یونہی بیٹھا رہا لیکن فون کی رنگ پر اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور اس کی نظر ٹیبل کے نیچے پڑے زاویار کے موبائل فون پر پڑی۔۔۔

اس نے حیرت سے فون کی طرف دیکھا! پھر فلائیٹ موڈ کر کے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔ٹی وی آن کر کے وہیں سے مووی لگائی جہاں سے چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

خان ہاؤس پر یہ رات بہت بھاری گزری تھی رایان تو رات کی فلائیٹ سے دبئی چلا گیا تھا اور لیزے تو سوئی ہوئی تھی جہاں آرا ساری رات نہیں سوئی تھی اس کی یہ رات کانٹوں پر گزری تھی رات سے لیکر اب تک وہ زاویار کے نمبر پر ہزاروں کالز کر چکی تھی لیکن پہلے رنگ جا رہی تھی اس کے بعد نمبر مسلسل آف جا رہا تھا۔۔۔

جہاں آرا یہاں سے وہاں بےچینی سے ٹہل رہی تھی پھر وہ رکی دروازے پر وہ کھڑا تھا کوٹ ایک بازو پر ڈالے رف بکھرے بال۔۔۔

زاویار! کہاں تھے تم اور یہ کیا؟ حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی۔۔۔جہاں آرا نے شاک سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔

مام اس کو سب پتہ چل گیا وہ لڑکا واپس آگیا ہے اور اس نے سب برباد کر دیا۔۔۔

مینے تمہیں کہا تھا یہ رشتہ سوائے ازیت کے تمہیں اور کچھ نہیں دے گا لیکن تمہیں اس وقت اس لڑکی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

آج بھی اس کے سوا اور کچھ دکھائی نہیں دیتا۔۔۔بات کے اختتام پر وہ تلخی سا مسکرایا۔۔۔

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا چھوڑ دو اُس کو۔۔۔

لیکن میں مر جاؤں گا۔۔۔

زاویار میرے بچے۔۔۔جہاں آرا اس کی جانب بےچینی سے بڑھی۔۔۔

زاویار نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو وہیں روکا اور خود تیز قدم اٹھاتے ہوئے سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

جہاں آرا وہاں لب بھینچے اس کو دیکھتی رہی۔۔۔

ایمن معمول کے مطابق تیار ہو کر نیچے آئی جہاں بی جان اور شہناز بیگم بیٹھیں تھیں۔۔۔وہ سلمہ کو ناشتے کا کہہ کر کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔۔۔

بی جان نے اس کی جانب دیکھا تو یاد آنے پر پوچھ بیٹھیں۔۔۔زاویار نہیں آیا تھا کیا رات کو۔۔۔

www.novelsclubb.com

نام نا لیں بی جان۔۔۔شہناز بیگم نے نہایت سخت لہجہ میں کہا۔۔۔ایمن بغیر ناشتے کے اپنا بیگ اور فائل اٹھا کر وہاں سے نکل آئی۔۔۔

کورٹ میں سماعت کے بعد وہ آفیس آگئی اس کا سر درد کر رہا تھا ہاتھ میز ہر ٹکا کر اس نے ان پر سر رکھ لیا سوچیں باتیں اس کے زہن میں گھوم رہیں تھیں سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔اس نے کلائینٹ سے ملنا تھا لیکن وہ بھی کینسل کر دیا سیدھا گھر آ کر اس نے اپنے آپ کو بند کر لیا کب دوپہر ہوئی اور کب دوپہر سے شام ہوئی ایمن کو پتہ ہی نہیں چلا کچھ ٹائم بعد وہ نماز پڑھ کر نیچے آگئی باہر لان میں تھے سب سب کے چہروں پر مسکراہٹ تھی سوائے ایمن کے کل سے اس کا چہرا زرد پڑ گیا تھا محمد احمد احمر زینب اور انزلہ بیڈ منٹن کھیل رہے تھے بی جان اور شہناز بیگم لان چیئر پر بیٹھیں تھیں لیکن ان کے چہروں میں واضع غم تھا وہ سر جھٹکتی ہوئی بی جان اور شہناز بیگم کے پاس آگئی۔۔۔

اسلام علیکم لیڈیز کیا ہو رہا ہے۔۔۔

وعلیکم السلام کچھ نہیں بیٹا تم بیٹھو یہاں آکر۔۔۔بی جان نے اس کو اپنے پاس رکھی کرسی پر بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اچھا آپ لوگ مجھے بلا لیتے میں بھی گپ شپ لگاتی۔۔۔اس نے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائی۔۔۔

ایمن بیٹا تم نے پھر کیا سوچا۔۔۔شہناز بیگم نے اس سے پوچھنا چاہا۔۔۔

امی یار چھوڑیں اس بات کو وقت پر سب کچھ ہو جائیگا میں اب اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ایمن کے چہرے کا ایک دم رنگ بدلہ۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جیسی تمہاری مرضی۔۔۔میں اور بی جان گاؤں جا رہے ہیں تم چلنا چاہو تو چلو۔۔۔شہناز بیگم نے بات بدلتے ہوئے کہا۔۔۔

نہیں امی رہنے دیں میرا ایک ضروری کیس چل رہا ہے آپ زینب کو لے جائیں۔۔۔

ٹھیک ہے میں اس سے پوچھتی ہوں۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دوسری جانب زاویار صبح کو آکر سلیپنگ پلز لیکر سویا تھا تو ابھی اٹھا تھا اٹھنے کے بعد وہ فریش ہو کر آیا موبائل فون ادھر اُدھر ڈھونڈھا لیکن اس کو نہیں ملا وہ جلدی سے سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا کار کی چابی ہاتھ میں تھی لیزے نے اس کو روک دیا۔۔۔

بر و یہ آپ کا سیل فون آذر دے گیا تھا۔۔۔

اس نے لیزے کے ہاتھ سے فون لیا اور واپس اپنے کمرے آگیا۔۔۔

موبائل فون آن کرتے ساتھ ہی اس نے ایمن کو کال کی ایک ہاتھ میں فون پکڑے دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈالے وہ بے چینی سے ٹہل رہا تھا۔۔۔

ایمن جو زینب اور محمد احمد کو گیم میں لڑتے دیکھ کر مسکرا رہی تھی ایک دم فون دیکھ کر اس کی مسکراہٹ غائب ہوئی اس نے کال کاٹ دی۔۔۔

زاویار نے ایک دم زور سے بیڈ کو ٹھوکر ماری پھر سے کال ملائی۔۔۔

ایمن نے اس بار کال اٹینڈ کی اور سائیڈ پر آگئی۔۔۔

ایمن میری بات سنو مجھے تم سے ملنا ہے ایک بار پلیز۔۔۔زاویار کے لہجے میں التجا تھی لیکن ایمن محسوس نا کر سکی۔۔۔

لیکن میں تم سے ملنا نہیں چاہتی خلہ کے پیپرز مل جائینگے تمہیں میں اپنے باپ کے قاتل کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی۔۔۔ایمن کی غصے میں آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔۔

ایمن ایک دفا مجھے اپنی صفائی دینے کا موقع دو پھر تم جو فیصلہ کرو۔۔۔زاویار نے آخری کوشش کرنی چاہی۔۔۔

کونسی صفائی دینی رہ گئی ہے اب میں فیصلہ کر چکی اور آئندہ مجھے کال مت کرنا۔۔۔ایمن نے درشتی سے کہہ کر کال کاٹ دی آنسوں آنکھوں سے بہہ نکلے تو وہ سیدھا اندر چلی گئی۔۔۔

زاویار نے کال بند ہونے کے بعد سیل فون پٹھک دیا اور خود سر ہاتھوں میں دیے بیٹھ گیا۔۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

لیزے جو کب سے باہر کھڑی تھی وہ ایک دم دروازہ ناک کیے بنا اندر آ گئی۔۔۔

برو سب ٹھیک ہے۔۔۔اس نے زاویار کے پاس آ کر کہا۔۔۔

سب برباد ہو گیا لیزے سب ختم۔۔۔زاویار بولا تو آواز بوجھل تھی۔۔۔

لیزے نے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔ برو ایسا کیا ہوا ہے مجھے بتائیں پلیز۔۔۔

کچھ بتانے کو رہ کیا گیا ہے تمہیں کچھ نہیں پتہ بس اتنا سمجھ لو ایمن کا بھائی واپس آ گیا ہے اور بڑی تباہی ساتھ لیے آیا ہے جو ہمارے خاندان کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہے۔۔۔زاویار نے تلخی سے کہا۔۔۔

لیزے کچھ دیر خاموش رہی پھر بولی۔۔۔مجھے سب پتہ ہے برو لیکن آپ بے قصور ہیں ایمن بھابھی کو حقیقت بتائیں۔۔۔

اور اگر کوئی حقیقت جاننا ہی نہ چاہے تو۔۔۔زاویار نے چہرہ اٹھا کر لیزے کو دیکھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

بر و مایوس تو نا ہو میں بتاؤں گی انہیں حقیقت۔۔۔

دیکھ لو۔۔۔زاویار اٹھ کر بالکنی میں چلا گیا۔۔۔

میں کر کے دیکھاؤں گی۔۔۔۔لیزے اونچی آواز میں کہتی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔

زاویار وہیں کھڑا رہا کہتے ہیں محبت ہمیشہ غم دیتی ہے ہاں غم۔۔تکلیف اور بہت کچھ لیکن جب محبت خوشی دیتی ہے تو سارے غموں اور تکلیفوں کو مٹا دیتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاری ہے۔۔۔